اسلام کی آفاقیت

جناب مولانا عبد اللہ عبد الغنی مومن آبادی متعلم مدینہ یونیورسٹی

قدیم و جدید تہذیبوں کے مطالعہ سے اہل تحقیق اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ تاریخ تاریخ انسانیت میں کوئی دور ایسا نہیں گذرا جو مذہب سے محروم رہا ہو اور آج کرۂ ارض پر کوئی قوم ایسی نہیں ہے جسمیں مذہب کا شعور نہ ہو اس کی تفصیلات میں اگرچہ اختلاف ہے مگر اس کا تصور اور وجود ایک مسلّمہ حقیقت ہیں جو ابتدائے آفرینش سے ہیں اور بقائے انسانیت تک رہیں گے اور مذہب کے فطری اور دائمی ہونے کی یہی سب سے بڑی دلیل ہے کیونکہ دنیا میں اقوام کا باطل پر جمع ہونا ناممکن ہے۔

مذہب کا مفہوم

اسلام میں مذہب کا مقام احکامِ خداوندی کی پیروی ہے یعنی زنگی کے ہر شعبہ میں خدائی حکم کو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو حجت تسلیم کرنا اور اس کے مطابق زندگی گزارنا۔

مذہب کی غرض و غائت

مذہب فطری امر ہے اور فطری تقاضوں کو پورا کرنا اس کی غرض وغائت ہے انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے جسکا تعلق اِس کائنات سے ہے جس کے تقاضے اگرچہ مختلف ہیں مگر مذہب جس طرح روحانی تسکین کیلئے صحیح عقائد فراہم کرتا ہے اسی طرح کامیاب زندگی گزارنے کے اصول بھی تبلاتا ہے اور جو مذہب جسمانی اور روحانی تقاضے پورے نہیں کرتا اسے مذہب کے نام سے موسوم کرنا مذہب کی توہین ہے۔

مذہب کی ضرورت

انسانی حواس اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں ہیں جو قدم قدم پر ہماری رہنمائی کرتے ہیں اسی طرح عقل انسانی بھی خدا تعالیٰ کا عظیم عطیہ ہے جو انسان اور حیوان کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔

مگر ان تمام حواس کی رسائی محدود ہے آنکھ ایک محدود حد تک دیکھ سکتی ہے اگر بن دیکھے کوئی فیصلہ کرے گی تو غلطی کا قوی امکان ہے کان بھی ایک حد تک سن سکتے ہیں اگر اپنی حد سے باہر کی آواز سننے کی کوشش کریں تو ٹھوکر کھا جاتے ہیں اسی طرح روحانیت کے بیشمار امور موجود ہیں جو انسان کی زندگی پر اثر انداز تو ہوتے ہیں مگر ان کا صحیح تعین عقل انسانی سے بالا تر ہے معاملات میں عقل کو مذہب یعنی اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی ضرورت ہے تاکہ عقل غلطی سے محفوظ رہ سکے جسطرح انسان اپنی قوت باصرہ کی مدد کے لیئے خوردبین اور دوربین استعمال میں لاتا ہے اور قوت سامعہ کے لیئے وائرلیس اور ٹیلیفون کا سہارا لیتا ہے تاکہ حد سے باہر امور دیکھ اور سن سکے اسی طرح مذہب عقلِ انسانی کو ایسے امور کے سمجھنے میں مدد دیتا ہے جو اس کی رسائی سے باہر ہیں لہذا مذہب عقل کے خلاف نہیں بلکہ عقل کیلیئے روشنی کا مینار ہے تاکہ انسان ان حقائق کا ادراک کرسکے جو اس کی عقل سے بالا تر ہیں

مذاہبِ عالم

خالقِ ارض و سماء نے ہر قوم میں نبی اور ہادی مبعوث فرمائے اولادِ آدم کی زندگی میں کوئی ایسا وقت نہیں آیا جسمیں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اور قرآن مجید کا ارشاد ہے "ولکل قوم ھاد" اور "ولکل امۃ رسول" کے الفاظ ہیں یعنی ہر قوم کی طرف ہادی اور رسول آتے رہے اور ان کے پیغام کا مرکزی نکتہ توحید باری تعالیٰ رہا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

"وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون"

آپ سے پہلے ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف ہم نے یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لیئے میری عبادت کرو آیات مذکورہ کے پیشِ نظر کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب کی ابتداء وحی سے ہوئی ہے اور توحید ان کا بنیادی عقیدہ ہے آج بھی ہر مذہب میں خدا کا تصور موجود ہے مگر اسمیں انسانی ہاتھ نے اس حد تک رخنہ اندازی کی ہے کہ اصلیت مستور ہو کر رہ گئی ہے۔

۱۔ عیسائیت تثلیث کے گورکھ دھندا سے تنگ آکر کفارہ کے مصنوعی سہاروں سے امید لگائے بیٹھی ہے۔

۲۔ یہودیت تحریف کا شکار ہے انسانوں کی خاطر قانونِ الٰہی کو مسخ کر ڈالا ہے۔

۳۔ ہندو مذہب ذات پات کی تفریق میں سرگرداں ہے۔

۴۔ شنتوازم جاپانی قوم تک محدود ہے اور اس کے مرکزی خیالات شاہ پرستی ہیرو پرستی اور آباء پرستی کے گرد گھومتے ہیں۔

۵۔ چین کے دو مشہور مذہب تاؤازم اور کنفیوشش ازم ہیں دونوں مظاہر پرست اور ارواح پرستی کے شکار ہیں۔

۶۔ گوتم بدھ کی ساری تعلیمات نروان (اطمینان قلب) کے گرد گھومتی ہیں مگر اس کا طریقہ حصول سراسر غیر فطری اور رہبانیت کا آئینہ دار ہے۔

مذاہبِ عالم کا اگر تفصیلی مطالعہ کیا جائے تو درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں۔

ا۔ کسی مذہب نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

ب۔ کوئی مذہب ایسا نہیں جو زندگی کے تمام گوشوں پر حاوی ہو بلکہ ہر مذہب مخصوص پہلوؤں سے متعلق چند ناقص اور مصنوعی نظریات کا حامل ہے

ج۔ آج کوئی مذہب اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے

د۔ ہر مذہب کی بنیاد توحید تھی مگر ہر مذہب توحید خالص سے محروم ہے، الغرض کوئی مذہب نہیں جو عقل، نقل اور عمل کے کسی معیار پر پورا اترتا ہو ساری کائنات میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مکمل مذہب ہے جس کے متعلق پوری ذمہ داری سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور فطرت کے تمام تقاضوں کو حل کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

اسلام کی ضرورت

بحر و بر کی وسعتوں کو زیر کرکے حضرتِ انسان چاند میں اتر رہا ہے کائناتِ ارضی کی ہر چیز خالقِ کائنات نے انسان کی خدمت پر مامور کر دی ہے۔ اس کے باوجود لوگوں کو اطمینانِ قلب میسر نہیں ہے ہر فرد اور ہر قوم ایک دوسرے کو نگلنے کی فکر میں ہے خود پرستی اور کثرت ہوس نے انسان کو درندہ بنا رکھا ہے جسقدر سائنس ترقی کرتی جا رہی ہے اسی قدر عالم گیر جنگ اور تباہی کے امکانات قوی ہوتے جا رہے ہیں آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا انسان مادی لحاظ سے کمزور ہو چکا ہے یا معاشی اور عسکری مسائل کا فقدان ہے حالانکہ یہ چیزیں ترقی پذیر ہیں پھر کاروانِ انسانیت تباہی کی طرف کیوں جا رہا ہے؟ اصل وجہ یہ ہے کہ انسان کا دامن ان اقدارِ حیات سے خالی ہو چکا ہے جو صحت مند معاشرہ اور انسانی ارتقاء

کیلئے ضروری ہیں اب اولاد آدم کو ایک ایسے دستور زندگی کی ضرورت ہے جو ایک طرف مادی ترقی کا تحفظ کر سکے اور دوسری طرف انسانیت کو ایسی اقدار حیات سے آشنا کرے جو انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہوں مثبت اور تعمیری ہوں بلاشبہ یہ حیات آفریں اقدار اور منفرد نظام حیات صرف اور صرف اسلام کے پاس ہے اسلام کے سوا اور کسی کے آستاں سے اس کی جستجو لاحاصل ہے۔

جیسا کہ جارج برنارڈ شا، کہتا ہے کہ "دنیا سے مذہب کا دور ختم ہو رہا ہے لیکن اس زمانہ میں کوئی مذہب باقی اور برقرار رہ سکتا ہے تو وہ اسلام ہے جسمیں عبادت سے کہیں زیادہ سیاست اور معاملات پر زور دیا گیا ہے یہی فطری مذہب انسان کے لیئے سرمایۂ سکون بن سکتا ہے" اس نے یہاں تک لکھا ہے کہ "اگر دنیا کا آئندہ کوئی مذہب ہوگا تو وہ اسلام ہوگا کیونکہ اسمیں بنی نوع انسان کیلئے مکمل رہنمائی موجود ہے" (فلاح دین و دنیا صفحہ ۵۳۶)

برنارڈ شا نے انگلستان کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ "یورپ بالعموم اور انگلستان بالخصوص آئندہ نصف صدی میں اسلام یا اسلام سے ملتا جلتا مذہب اختیار کر لیگا"

اسلام کا مختصر تعارف دنیا میں جتنے مذاہب آتے ان کی کتابیں بدل گئیں حتی کہ آسمانی کتابیں تورات، انجیل، زبور وغیرہ بھی بدل گئیں ان کے احوال بدل گئے ان کی تعلیمات بدل گئیں لیکن قرآن مجید سینکڑوں برس سے جوں کا توں محفوظ ہے اور لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ قیامت تک کے لیئے لیا ہوا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" ہم نے اس قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے دنیا میں ہزاروں انسانوں نے نہیں بلکہ لاکھوں مٹانے والوں نے اس کو مٹانے کی کوشش کی وہ خود مٹ گئے مگر قرآن مجید کا ایک ایک لفظ ایک ایک نکتہ، زبر، زیر اور پیش آج بھی اسی طرح موجود ہے دنیا میں شائد ہی کوئی کتاب قرآن پاک کی طرح پڑھی جاتی ہو اس لیئے کہ اس کے بنیادی عقائد فولاد اور چٹان کی طرح مستحکم ہیں

اس کے ماننے والوں میں تو کمزوریاں آسکتی ہیں لیکن یہ فطری مذہب آج بھی تمام نورانی تجلیوں کے ساتھ جلوہ گر ہے اور ہمیشہ جلوہ گر رہیگا اس کی صداقت اور سچائی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے چودہ سو سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود آج بھی اس میں روزِ اوّل کی سی جاذبیت اور کشش موجود ہے۔

اسلام دین فطرت مذہب کی جستجو فطری صداقت ہے اور فکری تکمیل مذہبی امانت ہے اور انسانی ضرورت کے لیئے گویا مذہب اور فطرت دونوں ایک دوسرے کیلئے ضروری ہیں اور ابتدائے آفرینش سے جو مذہب انسانی فطرت کی ترجمانی کرتا رہا ہے اس کا نام اسلام ہے پھر انسانوں کی ہدایت کے لیئے ہر دور میں انبیاء علیہم السلام آتے رہے اور اسلام کی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہے یہاں تک کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور اسلام کی تکمیل ہوئی لہٰذا یہ کوئی جدید مذہب نہیں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

"شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک
وما وصینا بہ ابراھیم وموسٰی وعیسٰی ان اقیموا الدین ولا
تتفرقوا فیہ"

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو دین تمہارے لیئے مقرر کیا ہے اس کی وصیت حضرتِ نوح علیہ السلام کو کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی دین کی وصیت کی گئی حضرتِ ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام کو بھی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس دین کو قائم رکھیں اور اس میں تفرقہ نہ ڈالیں ان وجوہ کے پیشِ نظر تمام انبیاء کرام نے اپنے زمانہ میں ایک ہی دین کی دعوت دی ہے کیونکہ وہ حق کے پیغمبر تھے اور حق کی طرف بلانے والے تھے اور حق کے ساتھ مبعوث کیئے گئے تھے اور حق ایک ہی ہے اس لیئے سب ایک ہی دین کے مبلغ بن کر آئے تھے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی دین کے داعی بن کر آئے تھے اور کوئی نیا دین لیکر دنیا میں نہیں آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات عین اسلام ہیں جو فطرتِ انسانی کے مطابق ہیں ارشاد ربانی ہے

فاقم وجھک للدین حنیفا

اپنا رخ ہر طرف سے موڑ کر دین حنیف کی طرف کر لو کیونکہ یہ دین خدا کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے تمام بنی نوع انسان کو پیدا کیا کوئی اس میں ردو بدل نہیں ہو سکتا بس یہی ہے ٹھیک دین لیکن اکثر لوگ اس سے بے خبر ہیں قرآن کریم کی اس آیت نے واضح کر دیا ہے کہ اسلام ہی دین فطرت ہے اور یہی وہ ضابطہ حیات ہے جس میں کسی تغیر و تبدل کی کوئی گنجائش نہیں ہے اس نے ماضی کی سادہ زندگی کی تمام ضرورتوں کو پورا کیا ہے اور حال و مستقبل کی نفیس و نازک زندگی کے ہر تقاضے کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اسلام خدا کا تصور پیش کرتا ہے وہ رحمت کا اتنا بڑا سرچشمہ ہے جو نہ ختم ہوتا ہے نہ بند بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جاری و ساری ہے اور جس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حکم دیتا ہے وہ تمام کائنات کیلئے رحمت بن کر آئے ہیں

"وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین"

ہم نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے جس مذہب کا خدا سرچشمہ رحمت ہو اور پیغمبر سراپا رحمت، اس میں سختی و شدت کا تصور بھی نہیں ہو سکتا اسلام کی مقدس کتاب قرآن مجید میں سب سے پہلے جس صفت الٰہی کا ذکر ہوا ہے وہ رحمانیت و رحیمیت ہے اور یہ اس لیئے کہ اسلام کا دارو مدار خوف و ہراس اور سختی پر نہیں بلکہ محبت و رحمت پر ہے ارشاد ہوتا ہے "لا اکراہ فی الدین" دین میں کوئی جبر نہیں ہدایت و گمراہی واضح ہو گئی ہے، اور جبر و سختی کی ضرورت کیا ہے ؟

اسلام عقل سلیم کا مذہب ہے

اسلامی تعلیمات اتنی سادہ اور واضح ہیں کہ بے اختیار عقل سلیم پر غالب آتی ہیں اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ تعلیمات اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں برخلاف دیگر مذاہب کے کہ انسان نے انہیں اس قدر پیچیدہ بنا دیا ہے جبکہ اصلیت مستور ہو کر رہ گئی ہے جیسا کہ ایک غیر مسلم رائٹر نے صاف الفاظ میں لکھدیا ہے "مجھے کوئی ایسا مذہب یاد نہیں جو پیچیدہ اور ناقابل فہم مسائل سے پر نہ ہو بجز اسلام کے جو سادہ اور نہایت ہی حکیمانہ ہے اسلام میں نہ مجسمہ ہے نہ مورت نہ خدائی کا حال ہونے کے الزام سے یہ مذہب داغدار ہے اور نہ ہی اسلام میں ایسے مسائل ہیں کہ ایمان بغیر عقل کے مکمل ہو سکے اور نزع کے وقت توبہ کام آسکے یا صرف اقرار کفارہ سے گناہ معاف ہو سکے

اسلام کی جاذبیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ آٹھویں صدی کے آخر میں بت پرست فرقوں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے سلطنت بغداد کو تباہ کر دیا لیکن فاتحین نے تھوڑے عرصہ میں مغلوب مسلمانوں کا مذہب بھی اختیار کر لیا۔ (فلاح دین و دنیا صفحہ ۳۴)

اسلام کی صداقت و مقبولیت کا ایک رخ یہ بھی ہے کہ اسلام وہی مذہب ہے جسے سب سے پہلے رسول ؐ کے گھرانے کے صرف تین افراد نے قبول کیا تھا مگر ایک مختصر عرصے میں ساری دنیا میں پھیل گیا۔ یہ اس لئے نہیں کہ مال و دولت کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر تبلیغ و اشاعت کی گئی تھی بلکہ اس لئے کہ اسمیں مقبول ہونے کی اور دنیا کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت موجود ہے دوست اور دشمن جس نے اس کے حقائق پر غور کیا وہ اسی کا ہو کر رہ گیا اور ایسا ہو گیا کہ نہ مخالفین کی صعوبتیں اس کو اسلام سے ہٹا سکیں اور نہ ہی حکومتوں کی تلواریں اسے دین حنیف سے منحرف کر سکیں اور آج جبکہ ہر طرف الحاد اور بے دینی کا دور دورہ ہے اس وقت بھی اس دین حنیف کے پیرو کار کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں انسان کی حالت یہ ہے کہ خواہ وہ اسلام کی مکمل تعلیمات پر عامل نہ ہو لیکن اس کے دل میں اس مذہب کی صداقت و عظمت موجود ہے ان کے عقائد اپنی جگہ پوری طرح مستحکم ہیں۔

اسلام عالمگیر مذہب ہے

انسان اول حضرت آدم علیہ السلام کو جب کائنات ارضی پر بھیجا گیا اور آپ سے نسل انسانی کا سلسلہ جاری ہوا تو ابتداء میں چند افراد کی ضروریات زندگی مختصر تھیں چنانچہ محدود تقاضوں کے مطابق محدود احکام نازل ہوتے رہے جو اس دور کی ضروریات پر مکمل طور پر حاوی تھے بعد میں جوں جوں اولاد آدم بڑھتی گئی وہ تلاش معاش میں زمین کے اندر پھیلنے لگے حتی کہ ایک دوسرے سے بہت دور دنیا کے مختلف کونوں میں جا بسے۔

ذرائع رسل و رسائل کے فقدان کی وجہ سے ایک دوسرے سے رابطہ منقطع تھا اور ذہن میں اتنی وسعت بھی نہیں تھی کہ ایک عالمگیر صداقت کو کسی ایسے انسان کی زبان سے قبول کر سکیں جو ان کے علاقہ یا قوم سے متعلق نہ ہو چنانچہ ان کی ذہنی استعداد کے مطابق ان ہی میں کسی انسان کامل کو نبوت کیلئے منتخب کیا جاتا رہا جس کا دائرہ تبلیغ و اشاعت اسی علاقہ یا قوم تک محدود تھا اور بعد میں جب دنیا ذرائع آمد و رفت

کی وجہ سے ایک کنبہ کی شکل اختیار کرتی جا رہی تھی اور انبیائے کرام علیہم السلام کی تبلیغی سرگرمیوں سے انسانی ذہن بھی اتنا وسیع ہوچکا تھا کہ وہ عالمگیر مذہب کو قبول کر سکے چنانچہ رب تعالیٰ نے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمگیر مذہب دے کر بھیجا اور فرمایا اعلان کردو۔

قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

اے نبیؐ تم کہدو! میں تم سب لوگوں کی طرف رسول بنا بھیجا گیا ہوں۔ اس آیت کی وضاحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی ہے،

ارسلت الی الخلق کافۃ کان کل نبی یبعث الی قوم خاصۃ وبعثت الی کل احمر واسود

میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں تمام سرخ وسیاہ اقوام کی طرف بھیجا گیا ہوں چونکہ آپ تمام دنیا کیلئے نبی بنا کر بھیجے گئے اس لیئے آپ کا پیغام بھی عالمگیر حقیقت رکھتا ہے بلکہ فی الواقع آج ساری دنیا بالواسطہ اس عالمگیر نظام حیات سے مستفید ہو رہی ہے

کسی بھی ملک یا قوم کے قبل از اسلام اور بعد از اسلام کے قوانین اور اصول واخلاق کا جائزہ لینے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام نے دنیا کو کس قدر متاثر کیا ہے۔

وہ قومیں جو نکاح ثانی اور طلاق کی مخالفت کرتی تھیں آج ان کے یہاں نکاح ثانی اور طلاق کے اصول رائج ہو رہے ہیں وہ قومیں جو عورت کو میراث میں دینا گناہ خیال کرتی تھیں آج عورتوں کو میراث دینا فرض اولیں سمجھنے لگی ہیں وہ قومیں جو اپنے ہی ہم جنسوں کو جانور سمجھتی تھیں جو عورتوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کرتی تھیں ان میں مساوات کا اصول مقبول ہوگیا ہے۔

الغرض اسلام نے صرف پیروان اسلام کو ہی متاثر نہیں کیا بلکہ مخالفین اسلام بھی اس عالمگیر ہدایت سے استفادہ کرنے پر مجبور ہوگئیں ہیں اور اسطرح اسلام نہ صرف مسلمانوں پہ بلکہ غیر مسلموں پر بھی فرمانروائی کر رہا ہے اور دنیا کی بیشتر آبادی اس سے مستفید ہو رہی ہے چنانچہ ایک غیر مسلم مفکر جے۔ اے میکینرے تے بڑے واضح

الفاظ میں اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ اکثر اہل مغرب اپنی تاریخ کی کتابوں کے زیر اثر یہ خیال کرتے ہیں کہ مسلمان وحشی بے دین تھے مگر حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ ہم نے سائنس، طب، ریاضی، جغرافیہ اور فلسفہ میں کس قدر مسلم فضلاء سے استفادہ کیا ہے یروشلم کی صلیبی جنگوں کے بعد جب صلیبی وطن لوٹے تو وہ مسلمانوں سے حکومت، جنگ، بہادری، شاعری اور محبت کے نئے نظریات بھی ساتھ لائے ہمارا نظام یونیورسٹی بھی مسلم علماء کا مرہون منت ہے جنہوں نے فن تاریخ کو درجہ کمال تک پہنچایا اور یورپ کو یونانی علوم سے آشنا کیا۔"

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے

اسلام زندگی کے ہر پہلو اور ہر قدم پر انسان کی مکمل رہنمائی کرتا ہے پیدائش سے لیکر جوانی تک جوانی سے بڑھاپے تک اور بڑھاپے سے موت تک الغرض انسان کی دینی و دنیاوی اور مادی و روحانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کو تشنہ چھوڑا گیا ہو اس مذہب کا خالق کائنات نے اعلان اسلام فرمایا:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

آج میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارا دین اسلام ٹھہرا کر راضی ہوا ہوں۔

آج اسی اسلام کی طرف پوری دنیا کے اہلحدیث دعوت دے رہے ہیں روئے زمین پر بسنے والے اہلحدیث سلفی یہ پیغام گھر گھر قریہ قریہ پہنچا رہے ہیں اور ان شاء اللہ جب تک سلفی اور اہلحدیثوں کا بچہ بچہ زندہ رہیگا اس اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ڈنکا بجاتا رہے گا خدا کے فضل وکرم سے ان کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی افسوس اور حیرت اس بات پر ہے کہ پاکستان لاکھوں شہیدوں کا خون دیکر اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا ہزاروں عزتیں لوٹ گئیں مال ومتاع لُٹ گئے۔

مگر چالیس سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود آنکھیں ترس رہی ہیں اور اس وقت کی منتظر ہیں کہ وہ کون سا مبارک دن ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قانون

اس ملک میں نافذ ہوگا پاکستان میں حکمران آتے رہے مگر کسی کو توفیق نہیں ہوئی کہ وہ پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا اس کے تقاضوں کو پورا کرنے افسوس تو ان ضمیر فروشوں ملاؤں پر ہے جو آج پاکستان میں فقہ حنفی کا مطالبہ کر رہے ہیں اور کچھ سرپھرے فتاوی عالمگیری کی رٹ لگا رہے ہیں اور کچھ فقہ جعفریہ کا مطالبہ کر رہے ہیں میں ان تمام سے پوچھتا ہوں کہ کیا پاکستان کسی خاص فرقہ کی فقہ نافذ کرنے کیلئے بنایا گیا تھا؟ اگر کوئی ایسی بات ہوتی تو شہید ہونے والے مسلمان کبھی بھی خاص فقہ کے لیئے جام شہادت نوش نہ فرماتے ہزاروں عصمتیں نہ لٹتیں میں پاکستان کے غیور مسلمانوں سے اور اسلام کی دعویدار حکومت سے پوچھتا ہوں کیا شہیدوں کے خون سے یہ غداری اور بے وفائی نہیں ہے؟ لاکھوں شہید ہونے والے تم سے قیامت کے روز دربار خداوندی میں سوال کریں گے اور تمہارے گریبانوں سے پکڑ کر جھنجھوڑیں گے تمہارے پاس کیا جواب ہوگا اگر ہم نے بزرگوں کے اقوال کو ہی دین سمجھنا تھا تو محمد بن قاسمؒ سے لیکر سلطان ٹیپوؒ تک جہاد کرنے کی کیا ضرورت تھی سید عبدالقادر جیلانیؒ سے لیکر شہید بالاکوٹ تک ایسے اکابرین کو کیا ضرورت تھی کہ وہ کلمۃ اللہ ھی العلیا اور کتاب و سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لیئے محنت کرتے رہے پاکستان بزرگوں کے اقوال سنانے اور نافذ کرنے کیلئے نہیں بنا تھا بلکہ لاکھوں جانوں کی قربانیاں کتاب و سنت کے نام پر دی گئی تھیں

ہم نے یہ سمجھا تھا کہ پاکستان میں آزادی ہوگی اسلامی قوانین نافذ ہوں گے کتاب و سنت کا چرچا اور غلغلہ بلند ہوگا نظر آئیگا مگر سب ہمارا خیال تھا یہاں پر تو کتاب و سنت کے پروانوں کی زبانیں بند کی جاتی ہیں ؎

ہم بڑے ناز سے آئے تھے تیری محفل میں
کیا خبر تھی لب اظہار پہ تالے ہوں گے

آج خطیب ملت قائد اہلحدیث حضرت علامہ احسان الٰہی صاحب ظہیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ اہلحدیث پاکستان، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ اہلحدیث پاکستان، شیر ربانی حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب یزدانی، مناظر اسلام حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب شیخوپوری، حضرت مولانا محمد اعظم صاحب گوجرانوالہ حضرت مولانا

محمد یوسف صاحب ضیاء امیر جمعیت اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ، ادیب ملت جناب بشیر احمد صاحب انصاری ایم۔ اے۔ مدیر اعلیٰ "دار الاسلام" لاہور اور نامور اہل قلم جناب قاضی محمد اسلم صاحب فیروز پوری اور ان کے رفقاء کی دینی، ملی، مسلکی، جماعتی، اور قومی خدمات لوگوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں ان قائدین نے راہ کی مشکلات کے باوجود لاہور سیالکوٹ، گوجرانوالہ، اوکاڑہ، شیخوپورہ میں تاریخ ساز اور فقید المثال جلسوں کا اہتمام کر کے کتاب و سنت کے پرچم کو بلند کیا ہے اور لوگوں میں خالص کتاب و سنت کی دعوت عام کر رہے ہیں اور اسی جرم میں اہلحدیث علماء پر طرح طرح کے مقدمات قائم کیے جا رہے ہیں

خونے نہ کردہ ایم و کسے را نہ کشتہ ایم
جرم ہمیں کہ عاشق تو روئے گشتہ ایم

آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہو کہ اسلام ایک کامل دین ہے اور یہ اس کی خصوصیت ہے کہ یہ (اسلام)، کسی انسانی دماغ کی پیداوار نہیں کہ اسے زمان و مکان کی حدود میں پابند کیا جاسکے بلکہ اسلام ایک آفاقی دین ہے جو ہر دور کے تقاضوں کو تسلی بخش طریقہ پر حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے

اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں ہے جو انسان کی انفرادی زندگی کا داعی ہو اور جس کا کل سرمایہ حیات کچھ عبادات اور چند اذکار پر مشتمل ہو بلکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کی اصل دعوت یہ ہے کہ خدا کی زمین پر خدا کا نظام اور قانون جاری و ساری ہو اور دل کی دنیا سے لے کر تہذیب و تمدن کے ہر گوشہ تک خالقِ حقیقی کی حکمرانی ہو اسلام کا مقصود ایسا معاشرہ قائم کرنا ہے جو عدل و انصاف، محبت و اخوت، اور ایثار و ہمدردی کا آئینہ دار ہو۔

بقیہ: قرآن کے فضائل و فیوض

یعنی جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے مطابق کوئی فیصلہ نہ کریں گے وہ کافر، ظالم اور فاسق ہیں، یہ آیتیں واقعی لرزہ براندام کر دینے والی ہیں مگر آج قرآن کریم میں اس طرح تدبر اور غور و فکر کرنے والے ناپید ہیں، الا ماشاء اللہ ••